مضمون نویسی

زرعی اراضی میں بتدریج کمی: اسباب اور حل

مضمون کی سرخیاں

ا۔ ابتدائیہ

پاکستان کی زرعی اراضی میں گزشتہ کئی سالوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی ہے۔ جس کے بنیادی اسباب میں گھریلو سوسائٹیز، زمینوں کی قدرتی قوت میں نمایاں کمی، دریاؤں کے بہاؤ کا کم ہونا یا بہاؤ کے رخ میں تبدیلی، اور کسانوں کی مایوسی شامل ہیں۔ تاہم بروقت منصوبہ بندی اور ان پہ عمل درآمد سے زرعی اراضی کی پرانی رونقیں بحال کی جا سکتی ہیں۔

ب۔ زرعی اراضی میں کمی کے نمایاں اسباب

۱۔ گھریلو سوسائٹیز کا قیام
۲۔ زمینوں کی قدرتی قوت میں نمایاں کمی
۳۔ دریاؤں کے بہاؤ کا کم ہونا اور انکا سمت تبدیل کر لینا
۴۔ موسمیاتی تبدیلی

٥۔ کسانوں میں مایوسی

ت زرعی اراضی میں کمی کے ممکنہ حل

١۔ غیر قانونی تعمیرات کا خاتمہ اور گھریلو سوسائٹیز کے پھیلاؤ کو روکنا
٢۔ زرعی اراضی کی بقاء کے لیے نئی لائحہ عمل
٣۔ زراعت کے شعبے میں نئی ٹیکنالوجی اور نئے طریقہ کار اپنانا
٤۔ موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے پر غور کرنا
٥۔ کسانوں کی شکایات کو دور کرنا اور ان کو دوبارہ زراعت کے فروغ پر آمادہ کرنا

ث اختتامیہ

مضمون کا آغاز

"معیشت میں زراعت کی بالادستی
اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ زراعت کی
ترقی معیشت، اقتصادی ترقی، روزگار،
اور غربت کے خاتمے کے لئے ایک اہم محرک
ہے کیونکہ اس کا بقیہ شعبوں کے ساتھ گہرا
تعلق ہے۔"

عشرت حسین

یہ بات تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ کسی بھی معیشت کی ترقی میں زراعت کا نمایاں کردار ہوتا ہے۔ خصوصاً پاکستان جیسے ملک میں جہاں زراعت کا شعبہ تقریباً ملکی معیشت میں ۲۳ فیصد حصہ دار ہے۔ جہاں زراعت کا معیشت میں کردار خوش آئین ہے وہاں گزشتہ کئی سالوں میں زرعی اراضی میں ہونے والی بتدریج کمی تشویش کا باعث ہے۔ ایک وقت تھا جب زراعت کو پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا تھا جو کہ اب زرعی اراضی میں کمی کی باعث اپنی وقعت کھو چکی ہے۔ وہ علاقے جو چند سال پہلے گاؤں، دیہات، اور زرعی اراضی پر مشتمل تھے آج یا تو ویران ہو چکے ہیں یا پھر ان کی جگہ گھر، پلوں، سوسائٹیز نے لے لی ہے۔ یہ نہ صرف زراعت میں کمی کا باعث بن رہی ہیں بلکہ کئی اور نئے مسائل کو بھی جنم دے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ زرعی

اراضی میں کمی اس وجہ سے بھی ہے کہ زرخیز زمین اب بنجر ہو چکی ہے۔ دریاؤں کا بہاؤ یا لاؤبین کم ہو گیا ہے یا اس نے اپنا رستہ بدل لیا ہے۔ مزید برآں موسمیاتی تبدیلی نے رہی سہی قسر بھی پوری کر دی۔ ان تمام وجوہات کے علاوہ ایک سبب کسانوں کی مایوسی اور پریشانی بھی ہے جس پر اکثر کم بات کی جاتی ہے۔ ان تمام مسائل کو دیکھتے ہوئے وہ طریقہ کار اپنائے جانے چاہییں جو دنیا کے بقیہ ممالک نے اپنا کر اپنی زراعت کی ترقی کو یقینی بنایا ہے جس میں نئی اور وقت کی ضرورت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نئی پالیسیاں، زرعی اراضی پہ غیر قانونی سوسائٹیز کا خاتمہ اور ان پر کڑی نظر رکھنا، نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور سب سے بڑھ کر کسانوں کی شکایات دور کرنا شامل ہے۔

زرعی اراضی میں بتدریج کمی کا سب سے اہم سبب اس پر گھریلو کالونیوں کا قیام ہے۔ ملک میں زمینوں کی خرید و فروخت عروج پر ہے۔ بڑے بڑے اشرافیہ زمینوں کی خرید و فروخت اور ان پر سوسائٹیز بنانے میں لگے ہیں۔ وہ علاقے جو آج سے چند سال پہلے زراعت میں کام آتے تھے آج وہاں سوسائٹیز اور کالونیز بن چکی ہیں۔

"صرف شہر لاہور کی زرعی اراضی آج
سے آج سے کئی سال پہلے کی نسبت آدھی
ہو چکی ہے۔"

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی

اسی طرح زرعی اراضی میں کمی کی دوسری وجہ زمین کی اپنی قوت زراعت میں نمایاں کمی ہے۔ زمینوں میں کم کوالٹی کے بیج کے استعمال، غیر مناسب دیکھ بھال، اور پانی کی قلت کی وجہ سے کاشتکاری کی صلاحیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ نقصان دہ کھادیں بھی اس میں اہم پہلو ہیں۔ کسانوں کی لاعلمی اور کم کوالٹی کی کھادیں اور بیج نے جہاں زرعی اراضی کو نقصان پہنچایا ہے وہاں موسمیاتی وجوہات کی بنا پر زمینوں کا خشک ہونا بھی اہم عنصر ہے۔ زمینیں بتدریج پانی کی قلت کا شکار ہو رہی ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ آخر کار زراعت کے قابل نہیں رہیں گی۔

زرعی اراضی میں کمی کی تیسری بڑی وجہ دریاؤں کی بے رخی ہے۔ دریا جو کہ پاکستان میں زرعی زمینوں کی آبپاشی کا اہم ذریعہ مانا جاتا ہے اب وہ یا تو خشک ہوتے جا رہے ہیں یا پھر انہوں نے اپنا رخ تبدیل کر لیا ہے۔ پنجاب کے اہم دریاؤں کا پانی واضح طور پر کم ہو گیا ہے۔

"صوبہ پنجاب کے اہم دریاؤں راوی
ستلج اور بیاس کا پانی کا رخ
انڈیا نے تبدیل کر دیا ہے جس کی
وجہ سے زمینیں بنجر ہو رہی ہیں"

محکمہ زراعت پنجاب

ایک اور زاویے سے جائزہ لیا جائے تو موسمیاتی تبدیلی بھی زرعی اراضی میں کمی کی اہم وجہ ہے۔ پاکستان چونکہ موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہے تو یہی وجہ ہے کہ زراعت میں بھی مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی نے زمینوں کو خشک اور زیر زمین پانی کی فراوانی میں نمایاں کمی کر دی ہے۔

"اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے باعث پانی کی شدید قلت والا ملک بن گیا ہے۔"

جہاں ان تمام مذکورہ عناصر کی وجہ سے زرعی اراضی میں کمی ہو رہی ہے وہیں ایک اہم عنصر کسانوں کی مایوسی اور حکومت سے ناراضگی بھی ہے۔ بالآخر یہ کسان ہی ہے جو کسی بھی زمین کی آبادکاری اور خشک سالی میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر کسان مایوس ہوں گے تو زرعی اراضی میں کاشت کم ہوگی جو بالآخر اس زمین کو بنجر کر دے گی۔ بازار میں کسانوں کو اچھا منافع نہ ملنا اور کاشتکاری کے عمل میں اخراجات میں اضافہ کسانوں کو مایوس کر رہا ہے۔ جب اتنی محنت و مشقت کے بعد کسانوں کو ان کا منافع نہیں ملے گا تو لامحالہ ہے کہ وہ مایوس ہو کر زمین بنجر چھوڑ دیں گے اور پھر بالآخر وہ بیکار ہو جائیں گی۔

اب اگر اس کے برعکس زرعی اراضی میں کمی کے متعلق حل کا جائزہ لیا جائے تو ان میں سب سے اہم عنصر ملکیتی تقسیم کا خاتمہ ہے۔ اشرافیہ جو ان وسائل پر قابض ہے آئے روز نئی گھریلو سوسائٹیز بنانے میں مشغول ہے جس کے باعث زرعی اراضی میں دن بہ دن کمی ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک زمین پر گھروں کے پھیلاؤ کے برعکس اونچی عمارتوں کو اپنا رہے ہیں۔ پاکستان کو بھی جدید لائحہ عمل اور واضح اصول بنانے چاہییں جو کہ اس پھیلاؤ کو قابو کرے۔ صرف سخت پالیسی اور اشرافیہ کا اثر و رسوخ کم کرنے سے ہی زرعی اراضی کو بچانا ممکن ہے۔

اسی تناظر میں ایک اور اہم پہلو یہ بھی ہے کہ پاکستان میں زرعی اراضی کو لے کر اور اسکی کاشتکاری کی بقاء کے حوالے سے کوئی قابل عمل اصول مرتب نہیں۔ جو چند قانون بنائے گئے ہیں ان پر بھی عمل نظر نہیں آتا۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق
ملک کا ۱ فیصد اشرافیہ اسکی ۲۰
فیصد زمینوں کا مالک ہے

یہ اشرافیہ ملک کی پالیسیوں کی تشکیل میں بھی اس قدر حاوی ہے کہ وہ زرعی اراضی کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ جب تک پاکستان زرعی اراضی کی

لئے واضح اصول کو پیش کرتا اور پھر ان پر شفافیت کے ساتھ عمل درآمد نہیں کراتا تب تک زرعی اراضی میں کمی کو روکنا ناممکن نظر آتا ہے۔

اسی طرح ماہرین زراعت یہ بات بتاتے ہیں کہ ہماری زرعی اراضی میں کمی کی وجہ یہ بھی ہے کہ قدیم طرز پر زمینوں کی آبپاشی کا نظام اب ناکارہ ہو چکا ہے۔ جس کے باعث زرعی اراضی میں دن بدن کمی ہوتی جا رہی ہے۔ زراعت میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور جدید آبپاشی کے طریقہ کار جیسا کہ ڈرپ اریگیشن ٹیکنیک کا استعمال اور سپرنکل کے استعمال کو اپنانا چاہیے۔

اس مسئلہ کو مزید سمجھنے کے لیے یہ بات بھی اہم ہے کہ پاکستان میں زرعی اراضی میں کمی کا اہم جزو موسمیاتی تبدیلی بھی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے باعث زمینیں خشک سالی کی طرف جا رہی ہیں اور پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ پاکستان کو موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لئے واضح حکمت عملی دے کر ان پر عمل درآمد کرانا چاہیے تاکہ زرعی اراضی کی کم ہوتی ہوئی اہمیت کو دوبارہ اجاگر کیا جائے اور اس اراضی کو صحیح معنوں میں فائدہ مند استعمال کیا جائے

Uniform style

تاریخ: ______ دن: ______

evidence?

جہاں زرعی اراضی میں کمی کے دیگر حل کی بات کی جا رہی ہے وہیں یہ بات بھی ذہن نشین کرنی چاہیے کہ کسی بھی اراضی کو زراعت کے لیے بنانا اور اس کے مقصد کو پورا کرنا کسان کی ذمہ داری ہے اگر کسان ناراض ہو گا یا زراعت سے منحرف ہو جائے گا تو تمام وسائل کے باوجود زرعی اراضی سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ اس بابت کسانوں کی شکایات کو دور کرنا اور ان کو ہر ممکن سہولت فراہم کرنا انتہائی اہم ہے جس پر حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اپنی بات کو اختتام کی طرف لے جاتے ہوئے اس بات کو دہرانا لازمی ہے کہ پاکستان میں زرعی اراضی نہ صرف راشن کی ضروریات کو پورا کرتی ہے بلکہ روزگار، صنعت کاری اور معیشت کے دیگر شعبوں میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے گزشتہ سالوں میں پاکستان کی زرعی اراضی میں نمایاں کمی دیکھنے کو ملی ہے جس کے اہم عناصر بیان کیے گئے ہیں۔ تاہم یہ مسئلہ دنیا کے کئی ملکوں نے دیکھا اور بروقت حل تلاش کر کے انہوں نے اس سے نجات پائی۔ پاکستان بھی اگر ان اصولوں کو اپنائے اور عمل درآمد کرے تو اس مسئلے سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔